فرانسیسی ڈیزل دہشتگردی کی جنگ میں مارا گیا

سہیل احمد لون

گزشتہ دنوں پیرس میں دہشت گردی کے واقعات کے بعد فرانس میں ایمرجنسی لگانے کا فیصلہ کیا گیا۔ دہشت گردوں کے تانے بانے بیلجیئم کے شہر برسلز سے ملنے کے بعد فرانس کے بارڈر بھی سیل کرنا پڑے۔ پیرس دھماکوں کے بعد سیکورٹی ہائی الرٹ کر دی گئی اور اس بات کا قوی امکان تھا کہ ایسی نوعیت کے اور بھی واقعات ہو سکتے ہیں۔ پیرس میں مزید دہشت گردوں کی موجودگی کی اطلاع کے بعد بدھ کو سیکورٹی اداروں نے ایک آپریشن کیا جس میں دہشت گردوں کو کارروائی کرنے سے پہلے ہی ''جنت کی حوروں'' کے پاس بھیج دیا گیا۔ Saint-Denis کے سیکورٹی آپریشن میں ہلاک ہونے والوں دہشت گردوں میں ایک ''جہادی خاتون'' بھی شامل تھی۔ فرانسیسی سیکورٹی ایجنسی کے مطابق پیرس میں ہونے والے حالیہ دہشت گردی کے ماسٹر مائنڈ Abdelhamid Abaaoud کو بدھ کو ہونے والے آپریشن میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس آپریشن کے دوران سیکورٹی اہلکاروں نے کسی ممکنہ خطرے کو جانچنے کے لیے سات برس کا بیلجیئم میں پیدا ہونے والا کتا جسے ڈیزل کے نام سے جانا جاتا تھا اور وہ پولیس فورس کا باقاعدہ حصہ تھا اسے اس بلڈنگ میں بھیجا گیا جہاں دہشت گردوں نے پناہ لے رکھی تھی۔ سراغرساں کتا پولیس کی ٹاسک فورس میں باقاعدہ نام اور رینک کے ساتھ شامل کیا گیا تھا۔ ڈیزل جیسے ہی بلڈنگ میں داخل ہوا تو ایک دہشت گرد عورت نے AK-47 سے پولیس پر فائر کھول دیا جیسے ہی ڈیزل اس کے قریب پہنچا تو عورت نے خودکش جیکٹ سے اپنے آپ کو دھماکے سے اڑا لیا جس کے نتیجے میں کتا ڈیزل بھی موقع پر جاں بحق ہو گیا۔ ڈیزل کی ہلاکت کی خبر میڈیا اور سوشل میڈیا پر چند ہی لمحوں میں پھیل گئی۔ جس کے نتیجے میں روس نے کتے ڈیزل کی ہلاکت پر اظہار افسوس کیا اور اظہار یکجہتی کے لیے انہوں نے فرانس کو اپنی سیکورٹی فورس سے ایک اعلیٰ نسل کا کتا دینے کا وعدہ بھی کر دیا۔ ڈیزل کی تصویر پر بہادری کے دو میڈل لگا کر سڑک پر رکھا گیا جس کے سامنے لوگوں نے پھول رکھے اور شمعیں روشن کیں۔ بعض افراد نے تو اپنے منہ پر ڈیزل کتے کی تصویر والے ماسک بھی پہنے ہوئے تھے اور کچھ لوگ اپنے ساتھ اپنے کتے لائے جن کے گلے میں ڈیزل کی تصویر تھی یا منہ میں اظہار یکجہتی کے لیے کوئی پلے کارڈ۔ اس وقت فرانس، برطانیہ سمیت یورپ کے دیگر ممالک میں دہشگردی کے واقعات ہونے کی توقع کے پیش نظر سخت حفاظتی انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ جرمنی کے شہر ہناؤ Hanau میں ہونے والا فٹبال میچ صرف انہیں خدشات کے باعث ملتوی کر دیا گیا۔ ہفتے کے روز برسلز میں میٹرو سروس بند کر دی گئی۔ اسی طرح برطانیہ میں ٹرانسپورٹ میٹروپولیٹن پولیس بھی اس وقت عام روٹین سے بڑھ کر گشت کرتی نظر آتی ہے۔ برطانوی وزیر اعظم پارلیمنٹ ہاؤس میں شام میں ISIS کے خلاف جنگ کے لیے اپنی فوجیں بھیجنے کے لیے ووٹنگ کرنے والے ہیں۔ تقریباً دس ماہ قبل پیرس میں Charlie Hebdo میگزین جو توہین آمیز خاکوں میں ملوث تھا اس پر حملہ کیا گیا اس دہشت گردی کے واقعہ میں ہلاکتوں کے بعد دہشت گردی کے خلاف اور چالی ہیبدو کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لیے ایک ملین مارچ پیرس میں کیا گیا جو حقیقت میں ملین مارچ تھا جس میں دنیا کے چالیس ممالک کے سربراہان نے بھی شرکت کی۔ پیرس میں ہونے والے حالیہ دہشت گردی

کے واقعات کا ردعمل چند گھنٹوں بعد ہی دیکھا گیا جو شام میں بیس بم گرائے گئے۔ اس وقت مغربی ممالک نئی حکمت عملی تیار کر رہے ہیں تا کہ دہشت گردی کا مقابلہ کیا جا سکے مستقبل قریب میں ایک مرتبہ پھر کوئی ملین مارچ بھی دیکھنے کو مل سکتا ہے اور ہو سکتا ہے اس میں پچاس سے زائد ممالک کے سربراہان شریک ہوں۔ دہشت گردی ختم کرنے کا خواب اس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا جب تک دہشت گردوں کی فنڈنگ کرنے والوں کا نیٹ ورک مکمل طور پر تباہ و برباد نہ کر دیا جائے۔ دہشت گردوں کے ہاتھوں میں جدید اسلحہ ہے جو وہ خود بنانے کے قابل نہیں اور جس طرز کا فعال نیٹ ورک ہے وہ بغیر مالی معاونت کے ممکن نہیں۔ برطانوی وزیر اعظم پارلیمنٹ میں شام فوجیں بھیجنے کے لیے ووٹ مانگنے کا سوچ رہے ہیں مگر مشرق وسطیٰ کے متعلق اپنی منافقانہ پالیسی پر نظر ثانی کرنے کا بھی سوچتے تو شاید آج نوبت یہاں تک نہ آتی کہ پوپ کو یہ کہنا پڑ گیا کہ ہم تیسری عالمی جنگ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پیرس میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات قابل نفرت بھی ہیں اور قابل مذمت بھی۔ اسے انسانیت پر حملہ کہا جا رہا ہے۔ تو عراق، افغانستان، لبنان، پاکستان، شام، مقبوضہ کشمیر، فلسطین، سمیت دیگر کئی ممالک میں روزانہ انسانیت کی تذلیل ہو رہی ہے اس کا کبھی نوٹس کیوں نہیں لیا گیا۔ گزشتہ دنوں ٹونی بلیئر نے عراق میں غلط انفارمیشن پر فوجیں اتارنے پر سچ بول کر اپنے ضمیر کا کچھ بوجھ تو ہلکا کر لیا مگر اس کے نتیجے میں ہونے والے غیر انسانی سلوک پر سزا کون دے گا؟ مسلمان ممالک کی سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ وہ یک جا نہیں اسی لیے وہ دہشت گردی ہو یا وحشت گردی وہ کسی معاملے میں اظہار یکجہتی کا مظاہرہ نہیں کر سکتے۔ فرقوں، مسلکوں اور مالی حیثیتوں میں تقسیم شدہ ہجوم مظلوم بننے میں سب سے زیادہ خود قصوروار ہے۔ چند روز قبل بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی برطانیہ کے دورے پر آئے تو ان کے خلاف لندن میں احتجاجی مظاہرے کیے گئے۔ اگر برطانیہ میں بسنے والے کشمیریوں کا پاکستانیوں کی تعداد کو دیکھا جائے تو مظاہرین کی تعداد مایوس کن حد تک کم تھی۔ اگر صرف مشرقی لندن میں بسنے والے کشمیری یا پاکستانی وہاں پر اکٹھے ہو کر نعرہ لگا دیتے تو ویمبلی سٹیڈیم میں بیٹھے مودی اور ڈیوڈ کیمرون تک آواز ضرور پہنچ سکتی تھی۔ گزشتہ برس بھی کشمیر ڈے پر ایک ملین مارچ کے نام سے ایک مظاہرہ کیا گیا جس میں چند سو افراد نے شریک کی اور وہ بھی بلاول زرداری کے آنے کی وجہ سے درہم برہم ہو گیا۔ پیرس میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات میں ہلاک ہونے والے انسانوں کے ساتھ اظہار یکجہتی میں سوشل میڈیا پر ایک نیا ایپس متعارف کروا کر کیا گیا جس میں فیس بک پر ڈی۔ پی پر فرانس کا جھنڈا بن جاتا تھا۔ جسے اعتراض کی نظر سے بھی دیکھا گیا کہ جب ہمارے لوگ دہشت گردی کا نشانہ بنتے ہیں تو ہم سے کبھی فرانس یا دیگر مغربی ممالک نے یک جہتی کا اظہار نہیں کیا۔ حالانکہ سچ یہ بھی ہے کہ ہماری ساتھ تو ہمارے اپنے ملک کا سربراہ بھی نظر نہیں آیا۔ اگر دہشت گردی کے واقعات میں حکومت اظہار جہتی کرتی تو آج ماڈل ٹاؤن کے سانحہ میں بڑے بڑے بااثر افراد تخت کی بجائے تختہ دار پر ہوتے۔ کتا ڈیزل دہشت گردوں سے لڑتا ہوا مارا گیا جس پر اظہار یکجہتی قابل دید تھا، ہمارے علماء جن کے نزدیک امریکہ کے خلاف لڑائی میں اگر کوئی کتا بھی مارا جائے تو وہ بھی شہید ہے وہ ڈیزل کی موت پر یقیناً یہی کہیں گے کہ یہ ''کتے'' کی موت مارا گیا ہے اور یہ کتا چونکہ امریکہ کے ہاتھوں نہیں مارا گیا سو کسی رتبے کا حقدار بھی نہیں ہے لیکن مجھے یہ لکھتے ہوئے انتہائی دکھ کا احساس ہو رہا ہے کہ انسان عراق میں قتل ہوں یا شام میں' پیرس میں مارے جائیں یا برطانیہ اور امریکہ میں' انسان انسان ہوتا ہے اور بے گناہ انسانوں کی موت کا دکھ ایک جیسا ہونا چاہیے۔ مقتولوں میں فرق کرنے سے قاتل طاقتور

اور متحد ہوتے ہیں۔عراق پر حملے کے وقت دنیا میں سب سے بڑا احتجاج برطانیہ میں ہوا تو اور عراق پر بمباری کرنے والے طیارے سعودیہ کے حکم پر اُس کی سرزمین سے اڑ کر عراقیوں کو آگ اور خون میں نہلا رہے تھے۔ پشاور میں شہید ہونے والے بچوں کے قتل عام پر دنیا بھر کے انسانوں نے دکھ کا اظہار کیا تھا اور دنیا بھر میں اُن بچوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کیلیئے لا تعداد پروگرامز منعقد ہوئے تھے۔حکمرانوں' عوام اور مذاہب کے زبانیں الگ الگ ہوتی ہیں لیکن ہمیں انسانوں کے ساتھ ہونیوالی زیادتی پر احتجاج ضرور کرنا چاہیے وہ انسان خواہ دنیا کے کسی بھی حصے میں بستا ہو اور اُس کا کوئی بھی مذہب ہو۔ڈیزل دہشتگردی کی جنگ میں دہشتگردوں کے ہاتھوں مارا گیا۔اُس نے کتا ہو کر اپنے فرض کیلیئے اپنی جان دے دی لیکن ہم انسان ہو کر اپنے فرض سے غافل ہیں۔دہشتگردی تو ایک دن ختم ہونی ہے اور جب کبھی بھی فرانس میں دہشتگردی کی تاریخ لکھی جائے گی ڈیزل کا ذکر ضرور کیا جائے گا۔گو کہ ڈیزل نامی بہت سے کتے جو اِس جنگ سے لاتعلق ہیں انہیں تاریخ میں کوئی جگہ نہیں ملے گی۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

21-11-2015